درود شریف پڑھنے والے اولیاء اللہ کے احوال واقوال



















ولایتِ درود شریف

حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333-2126090

بسم الله الرحمن الرحيم

درود شریف پڑھنے والے اولیاء اللہ کے احوال و اقوال

ولایتِ درود شریف

حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333 2126090

نام کتاب	ولایتِ درود شریف
مؤلف	حافظ محسن خان
کمپوزنگ	طلحہ وہاب
ناشر	درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
ہدیہ	

درود ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ضروری نوٹ

قارئین سے التماس ہے کہ دوران مطالعہ اگر کہیں پر کوئی لفظی غلطی نظر آئے تو فوری آگاہ کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں بھرپور اصلاح کی جاسکے۔

انتساب

محمد خان اور حسن خان

کے نام

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
ان میں کچھ صاحبِ اسرار نظر آتے ہیں

حالِ دل

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ

آپ نے درود شریف کے سفر میں اکثر اولیاء اللہ کے اقوال سنے ہوں گے جن میں درود شریف کی فضیلت بیان ہوتی ہے۔اس کتابچے میں آپ اُن تمام اولیاء اللہ کے احوال و اقوال تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے جن کو درود شریف کی وجہ سے ولایت نصیب ہوئی اور جنہوں نے اپنی تمام زندگی درود شریف پڑھنے پڑھوانے میں گزار دی۔

میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ چھوٹی سی کاوش آپ کے اور میرے لیے دنیا و آخرت میں ذریعہ نجات بنے گی۔

حافظ محسن خان

بانی: درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان

0333-2126090

سلسلہ نمبر 01

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ



حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ انبالویؒ

حضرت توکل شاہ انبالوی رحمتہ اللہ علیہ ان بلند یہ پایہ ہستیوں میں سے تھے جن کی فطرت میں توحید کا خمیر تھا۔ بچپن سے ہی مئے توحید سے سرشار تھے۔ ہمیشہ وارفتگی کے عالم میں رہتے تھے۔ آپ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشق رسول بھی تھے۔ درود شریف سے حد درجہ لگاؤ تھا آپ کے معمولات میں درود شریف کو نمایاں اہمیت حاصل تھی۔

آپ ضلع گورداسپور کے موضع پاکھو کے میں 1255 ہجری میں اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے۔ ابھی آپ کم سن تھے کہ والدین کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ آپ کا کوئی بھائی یا بہن نہ تھے یک وتنہا تھے آپ کے نانا حضرت میاں اللہ دین شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے جو نوشاہی طریق کے صاحب نسبت بزرگ تھے آپ کی پرورش کی۔ آپ کا اصل نام کسی بھی تاریخ سے معلوم نہ ہو سکا آپ سید نہ تھے فرمایا کرتے تھے توکل شاہ ہمارا لقب ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ آپ میانہ قد، فربہ اندام، مضبوط ہاتھ پاؤں، باریک و خمیدہ ابرو، کشادہ پیشانی، بڑی آنکھوں اور رعب داب کے مالک تھے۔ آنکھیں ہمیشہ بادہ عشق سے مخمور و مست رہتی تھیں اور رنگت سرخ وسفید تھی، آپ اُمی تھے دنیا کے کسی مکتب سے تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ لیکن علوم حدیث وفقہ وقرات وتصوف کے بحر ذخار تھے۔

بڑے بڑے علماءِ حق حاضر خدمت ہوتے اور مختلف سائل دریافت کرتے تو آپ ایسا مدلل و جامع جوات عطا فرماتے کہ ان حضرات کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑا اور بزبان حال کہنا پڑتا کہ آپ کو کون اُمی کہتا ہے۔ ایک مرتبہ اس حدیث پاک کا ذکر چھڑ گیا کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہر شب سب سے نیچے کے آسمان پر نزول فرماتا اور کہتا ہے

''کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں''

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس آواز کو جو کہ اکثر رات تین چار بجے کے قریب ہوتی ہے میں نے بھی دو تین بار سنی ہے ایک مرتبہ میں وظیفہ میں مشغول تھا کہ آسمان پر پہلے تو سیٹی کے مشابہ آواز ہوتی ہے پھر یہ الفاظ سنائی دیتے۔

''اے ہمارے بندے توکل! وظیفہ کرنے والے''

ہمارا توکل ایسا ہے جیسے بچہ باپ کی گود میں ہوتا ہے تو بچے کو کسی طرح کا فکر نہیں ہوتا باپ کو اس کے سارے فکر ہوتے ہیں۔

ایک دن کسی نے عرض کیا حضور! اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ولی کو کوئی لقب عطا ہوتا ہے آپ کو بھی کوئی لقب ملا آپ نے قدرے سکوت فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ہمیں انا لہ والا مست کہا جاتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں حبیب الرحمن کے نام سے پکارا جاتا ہوں۔

آپ اکثر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے تھے فرمایا ایک مرتبہ

کشف میں ایسا ہوا کہ ایک حوض پر وضو کر رہا ہوں تا کہ پاک صاف ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضری دوں کہ اسی اثناء میں ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ انبالہ والے مست نے آنے میں اتنی کیوں لگا دی۔

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمتہ اللہ علیہ بڑی سختی کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے تھے یہاں تک کہ تاحیات چار پائی پر دراز نہیں ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زمین پر بسر کریں اور ہم ناچیز پلنگوں پر آرام کریں ایسا کیسے ممکن ہے۔

12 ربیع الاوّل کو آپ محفل میلاد منعقد کیا کرتے تھے کثرت درود شریف کی وجہ سے فنا فی الرسول کے مقام پر پہنچے تو مدینہ منورہ سے بہت جلد فیض آنے لگا۔ فرمایا کرتے تھے تمام عبادات بہ سبب کسی قصور کے ردّ ہو سکتی ہیں مگر درود پاک کسی حالت میں رد نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہمیں اس ورد کو حرزِ جاں بنا لینا چاہیے جب آپ درود شریف پڑھتے تو مزے لے کر اپنے لبوں کو ہلایا کرتے تھے اس کی وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا جب ہم درود پاک پڑھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے منہ مٹھائی سے بھر گیا ہے۔

فرمایا جس طرح غنچہ کے اندر خوشبو بند ہوتی ہے اور جب وہ کھل کر پھول بنتا ہے تو خوشبو باہر آ جاتی ہے اسی طرح دل کے اندر نور و خوشبو موجود ہوتے ہیں۔ جب کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو ان کا ظہور ہونے لگتا ہے۔

ایک روز ارشاد فرمایا بندہ جس وقت عبادت و یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور ابتلا بکثرت وارد ہوتے ہیں درود شریف کا بڑا خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والا کسی بھی فتنہ وابتلاء میں نہیں آتا اور حفاظت الٰہی اس کے شامل حال ہوجاتی ہے۔

درود شریف کی عظمت وفضیلت کس قدر ہے آپ اس واقعے سے لگا سکتے ہیں کہ ایک روز کسی نے شاہ جی سے عرض کیا کہ حضور! اہانتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توبہ قبول ہوجاتی ہے یا نہیں؟ فرمایا ایک دفعہ کسی نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کی اور بعدہٗ وہ توبہ کی غرض سے ایک بزرگ کی خدمت میں کہا انہوں نے اسے توبہ کروا کر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تاکید کی۔ چنانچہ اس نے درود شریف بکثرت اور محبت سے پڑھنا شروع کیا تو درود شریف کے نور کی ایک شکل بن کر ان بزرگ کو نظر آئی جنھوں نے توبہ کرائی تھی اور فرمایا اب تمہاری وجہ سے اس کا قصور معاف کر دیا ہے لیکن اسے تاکید کر دینا کہ آئندہ ایسی غلطی ہرگز نہ کرے اگر کرے گا تو غضب الٰہی اس پر نازل ہوجائے گا اور پھر اسے کبھی توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوگی۔

ایک روز فرمانے لگے درود شریف بڑی ہی برکت والی چیز ہے اور اس میں بڑی عمدہ موج بھی ہے کسی نے عرض کیا کہ حضور کونسا درود افضل ہے آپ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام درود عمدہ و افضل ہے مگر مراتب کا فرق ہے۔
درود شریف "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یہ درود لطیفہ قلب کو بڑا فائدہ

کرتا ہے اور اس کی کثرت سے لطیفہ قلب کھلتا ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ ابتداء میں ہر شخص کو آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کی کثرت کرواتے تھے) اس کے پڑھنے کی یہ ترکیب عموماً مریدین کو فرمایا کرتے کہ اس کے پڑھتے ہوئے منہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرو اور خیال کرو کہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا پڑھ رہا ہوں اور ذاتِ احدیت سے فیض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک میں آرہا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مطہر سے فیض میرے قلب میں مثل دھار پانی کے پڑ رہا ہے اور قلب پر ہی نیت باندھ کر اسے پڑھنا چاہیئے فرمایا قلب جاری کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بعد نماز عشاء تصور جما کر گیارہ تسبیح درود شریف

"صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

کی پڑھو اور پھر سانس روک کر اللہ اللہ یعنی اسم ذات کی تکرار کرو دیکھا گیا ہے کہ فوراً اس وقت اسمِ ذات قلب میں جاری ہوجاتا تھا۔

لطیفہ روح کے لیے آپ یہ درود شریف تلقین فرمایا کرتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

یا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

ان دونوں میں سے ایک درود شریف ضرور تلقین فرمایا کرتے تھے کہ لطیفہ روح ان دونوں درود شریف سے کھلتا ہے۔

جبکہ لطیفہ سر اور خفی اس درود شریف سے کھلتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ۔

نیز اس درود شریف کو لطیفہ اخفیٰ پر خیال کر کے بھی پڑھنے سے اخفیٰ کے لطائف کھلتے ہیں اور پھر اس لطیفہ کی اعلیٰ درجہ کی شروع ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ۔

فرمایا اس درود شریف کے پڑھنے میں ہم نے بڑی ہی موج دیکھی ایک دفعہ ہم نے جو یہ پڑھا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور ایک نوری چبوترہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہیں میں جا کر نہایت ادب سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینے سے لگا لیا اور ایک پھولوں کا ہار میرے گلے میں ڈال دیا تو معلوم ہوا کہ اس درود شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ہی خوشنودی ہے اور ترقی کا حال ہم نہیں بیان کر سکتے کہ وہ تمہاری عقل سے آگے ہے۔

یہی درود شریف آپ اس طرح بھی پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ۔

ان ہر دو طریق کے فضائل بہت فرمایا کرتے تھے اور حاجاتِ دینی و دنیوی کے واسطے بہت فائدہ مند فرمایا کرتے تھے کہ اگلے مقامات والوں کے واسطے یہ دونوں درود شریف یعنی آخر سٹیج والوں کے لیے بہت ہی افضل اور

موٴجب برکات ہیں۔ جبکہ ابتدائی اور متوسط مقامات والوں کو اکثر پہلے درود شریف یعنی اوّل پانچوں بتلایا کرتے تھے۔ آپ مروجہ چِلّوں اور وظیفوں کو نا پسند فرماتے تھے اور درود شریف کی کثرت پر خوش ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سے روحِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے پرورش شروع ہو جاتی ہے۔

آپ میں ایک کمال یہ بھی تھا کہ جو شخص کوئی وظیفہ پڑھ کر آپ کے سامنے آجاتا تو فوراً آپ نورِ باطن سے معلوم کر کے اس سے پوچھتے تھے کہ تو فلاں وظیفہ پڑھا کرتا ہے نا۔ ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید جو کہ درود شریف کی کثرت کیا کرتا تھا وہ درود شریف پڑھ کر حاضر خدمت ہوا تو فرمایا مولوی صاحب کیا بات ہے ہم تم کو اکثر مدینہ شریف ہی کی گلیوں میں پھرتا ہوا دیکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری روح وہیں لگ گئی ہے۔

فرمایا ایک روز ہم نے دیکھا کہ جب آسمان سے بلیات زمین پر آتی ہیں تو زمین کی بلیات صالحین اور نیک لوگوں کے گھر دریافت کرتی ہیں تا کہ وہاں جائیں مگر جب درود شریف پڑھنے والے کے مکان پر آتی ہیں تو درود شریف کے خادم ملائکہ ان کو اس گھر میں آنے نہیں دیتے بلکہ ان کو اردگرد کے پڑوس سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

نیز فرمایا کہ اگر کسی کو کامل مرشد نہ ملے یا کسی پر اس کا عقیدہ نہ ٹھہرتا ہو تو درود شریف محبت کے ساتھ پڑھے، اس کے پڑھنے سے اس کی پرورش روحِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ہو جائے گی اور پھر جس بزرگ سے اس کو فیض دلانا منظور ہوگا

اس کی طرف خودبخود اس کی طبیعت متوجہ ہوجائے گی اور اگر کسی بزرگ سے فیض دلانا منظور نہ ہوگا تو خاص روح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت حاصل ہوجائے گی اور اسی میں مستغرق ہوکر واصل باللہ ہوجائے گا۔ ہم کو بھی درود شریف کی برکت سے روح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش ہے۔ اوّل اوّل جب ہم نے درود شریف بہت پڑھا تو ہم کو ایک صورت جس کا نہایت موزوں سرخ سفید چہرہ آنکھیں بہت خوبصورت جن میں سرخ ڈورا پڑا ہوا تھا نظر آنے لگی۔ اس کے عمامہ میں ایک شملہ پیشانی پر پڑا ہوا تھا۔ وہ صورت ہر وقت ہمارے ساتھ رہنے لگی جاگتے بھی سوتے بھی وہ ساتھ رہتی تھی ہم حیران تھے کہ یہ کون ہیں۔ لیکن کبھی کسی سے اس حالت کا ذکر نہ کیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ طبیعت میں ہمیشہ جوش وخروش اور سوز ودرد رہتا تھا پھر کچھ عرصہ کے بعد دو صورتیں ہوگئیں۔ دوسری صورت کے عمامے میں دو شملے نظر آئے ایک پیشانی پر اور دوسرا بائیں جانب، مدت تک یہ دونوں صورتیں نظر آتی رہیں۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ وہ پہلی صورت حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمتہ کی تھی اور دوسری صورت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد دونوں صورتیں گم ہوگئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بالمشافہ ہونے لگی اور ہمارے روح ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فنا ہوگئی پھر بڑی موج ہوئی مدینہ شریف سے جلدی جلدی فیض آنے لگا اب ہم کو سمجھ آئی کہ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ صورت تھی۔

فرمایا ایک شخص تھا اس کو کسی بزرگ پر عقیدہ پیری نہ ہوا کہ کس کو پیر

بنائے؟ وہ بہت پھرتے پھراتے جنگل میں جا بیٹھا اور درود شریف کثرت سے پڑھتا رہا یہاں تک کہ اس کو نسبت حاصل ہوگئی۔ درود شریف سے بہت پرورش روحانیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے۔

فرمایا جب بھی درود شریف پڑھو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کر کے پڑھو کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

''جو شخص محبت سے درود پڑھتا ہے اس کا درود میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں''

پس درود شریف پڑھنے والا خواہ اہل محبت سے ہو یا کم محبت والا ہو بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور دل و دماغ میں رکھنا چاہیے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب درود شریف پڑھے گا اور کہے گا۔ اللھم صل علی محمد تو دو باتوں کا تصور ضرور ہوگا ایک تو ذات پاک حق تعالٰی کا کہ اے اللہ درود بھیج اور مقدم تصور ذات الٰہی کا ہوگا اور دوسرا تصور اس ذات کا جس پر درود بھیجا جا رہا ہے یعنی ذات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو مدعا یہ ہے کہ درود شریف کے معنی کا تصور کر کے پڑھنا چاہیے اور جب معنی کا تصور ہوگا تو خود بخود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور قائم ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ دین نے درود شریف اور ہر ایک عبادت کو بغیر تصور ذات الٰہی پڑھنا نفاق خفی فرمایا ہے۔

جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک اٹھاون برس کی ہوئی تو قرب وصال کی باتیں فرمانے لگے۔ طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہوگئیں بواسیر نے سخت زور پکڑ لیا۔ 1313ھ میں فرمایا کہ ہماری روح سبز عمامہ باندھے بدن

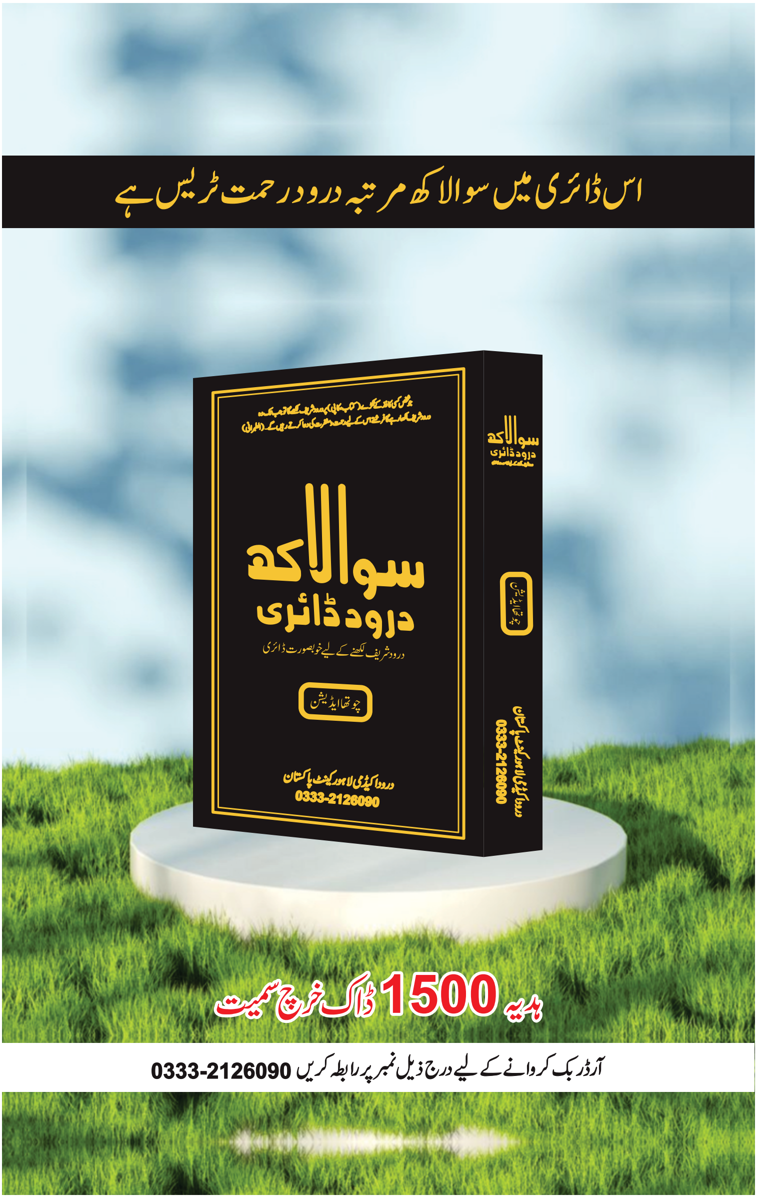
سے رخصت ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہے۔ ماہ صفر 1315 ہجری تک مرض کی شدت رہی وصال سے ایک ماہ قبل اسہال کا مرض بھی لگ گیا اور بالآخر 4 ربیع الاوّل 1315 ہجری بروز چہارشنبہ دس بجے کے قریب جس دم کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی روح محبوب حقیقی سے واصل ہوگئی اور ہزاروں سوگوار آنسو بہاتی آنکھوں کے درمیان آپ کو اس جگہ سپرد خاک کردیا جس کے بارے میں بطرف جنگل جاتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ یہاں سے مجھے خوشبو آتی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور معاصر میں سے تھے۔

☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1. ذکر خیر
2. سوانح حیات توکل شاہ انبالویؒ
3. تذکرہ توکلیہ
4. 3slamicmehfil.com


اس ڈائری میں سوالاکھ مرتبہ درود رحمت ٹریس ہے
سوالاکھ
درود ڈائری
درود شریف لکھنے کے لیے خوبصورت ڈائری
چوتھا ایڈیشن
درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333-2126090
ہدیہ 1500 ڈاک خرچ سمیت
آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں 0333-2126090

درود رحمت اور استغفار کی ٹریسنگ ڈائری



ہدیہ 210 ڈاک خرچ کے علاوہ

آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں **0333-2126090**

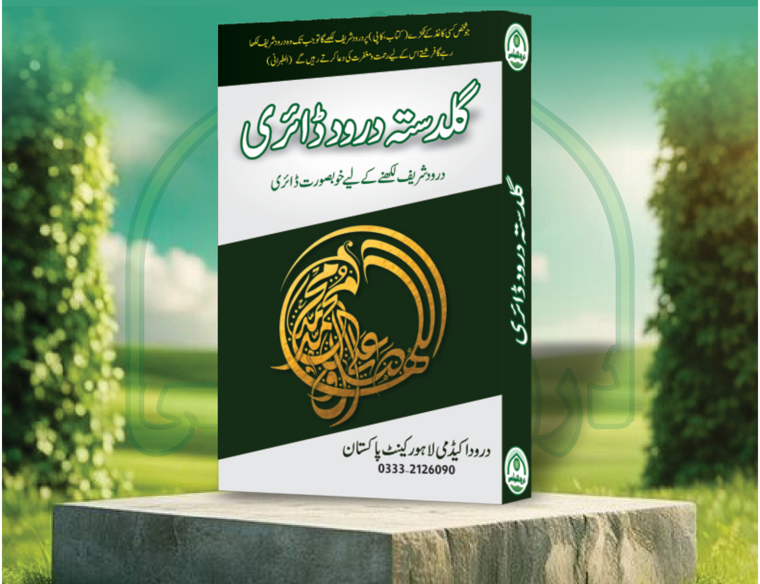
کیا آپ بھی درود شریف لکھتے ہیں؟

گلدستہ درود ڈائری کے ساتھ درج ذیل چیزیں فی سبیل اللہ حاصل کریں

وسیلہ فاطمہ کتابچہ

درود شریف اسٹیکرز

قفل مدینہ



ہدیہ: 210 ڈاک خرچ کے علاوہ

آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر واٹس ایپ میسج کریں 0333-2126090

درود اکیڈمی

Rs 1600/-

CAMEL BONE TASBEE

Size: 08mm



Rs 1600/-

DIGITAL TASBEE LED



آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر بذریعہ واٹس ایپ پر رابطہ کریں

0333-2126090

درود اکیڈمی

صلی اللہ علیہ وسلم

0333-2126090 www.daroodacademy.com Darood Academy

Darood Academy Darood Academy